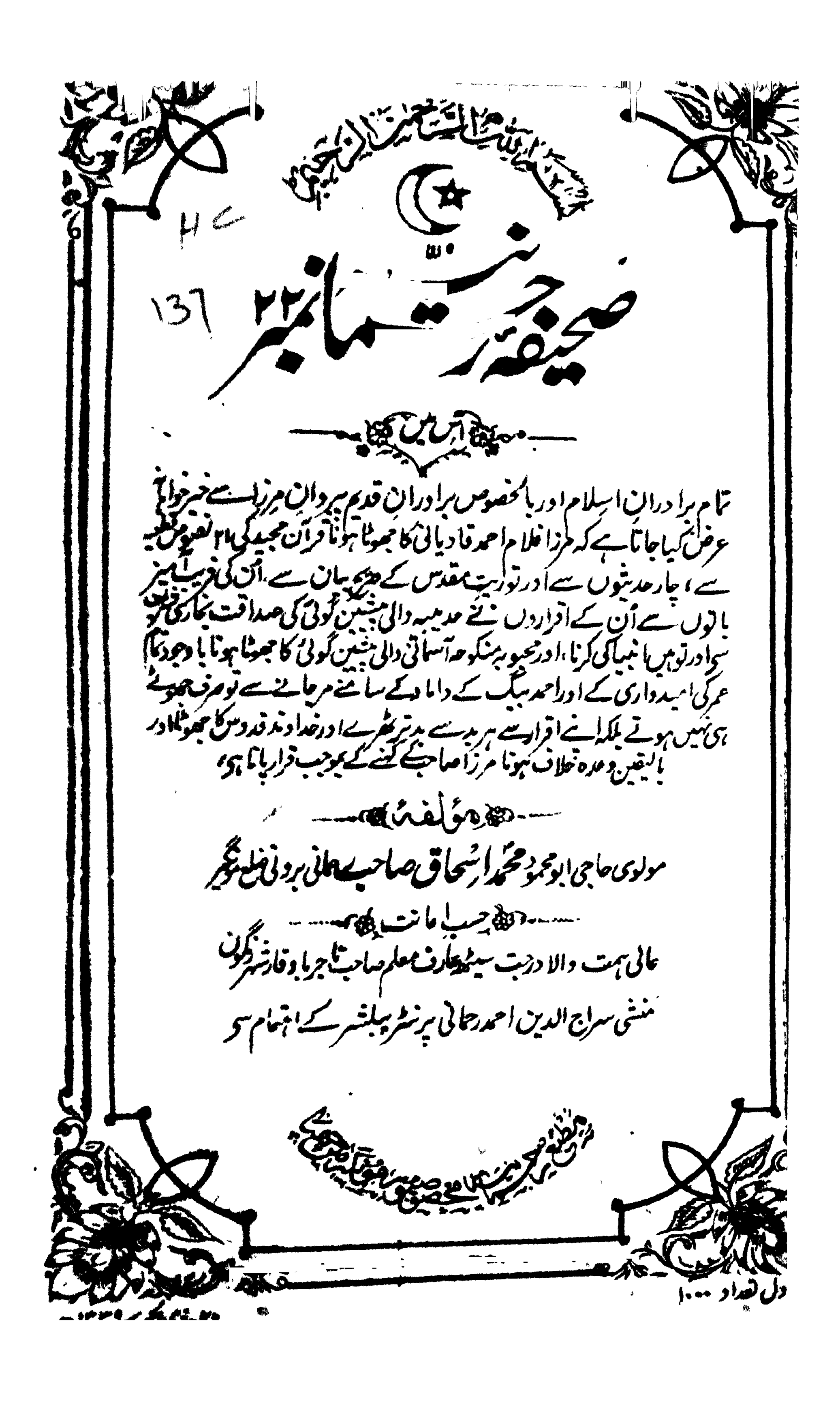


بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۲۲

اس میں

تمام برادرانِ اسلام اور بالخصوص برادرانِ قدیم پیروانِ مرزا سے خیرخواہی
عرض کیا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا ہونا قرآن مجید کی ۲۱ نصوص قطعیہ
سے، چار حدیثوں سے اور توریت مقدس کے صریح بیان سے. اُن کی غیب آمیز
باتوں سے اُن کے اقراروں سے حدیبیہ والی پیشین گوئی کی صداقت بخاری شریف
سے اور توہین انبیا کی کرنا، اور محبوبہ منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی کا جھوٹا ہونا باوجود تمام
عمر کی امیدواری کے اور احمد بیگ کے داماد کے سامنے مرجانے سے تو صرف جھوٹے
ہی نہیں ہوتے بلکہ اپنے اقرار سے ہر بد سے بدتر ٹھہرے اور خداوند قدوس کا جھوٹا اور
بالیقین وعدہ خلاف ہونا مرزا صاحب کے کہنے کے بموجب قرار پاتا ہے،

مؤلفہ

مولوی حاجی ابو محمود محمد اسحاق صاحب رحمانی بردونی ضلع مونگیر

حسب امانت

عالی ہمت والا درجت سیٹھ عارف معلم صاحب تاجر با وقار شہر رنگون

منشی سراج الدین احمد رحمانی پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے

تعداد ۱۰۰۰

[illegible] عقائد [illegible] قرآن و حدیث اور فقہ سے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

عقائد اسلام — عقائد مرزا غلام احمد قادیانی

عقائد اسلام

(۱) تمام اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کوئی شخص دعوی نبوت یا دعوی وحی کرے وہ کافر ہے ،

ثبوت قرآن مجید

(۱) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (پارہ ۲۲ سورہ احزاب ع ۵)

(۲) وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ

(پارہ ۴ آل عمران رکوع ۱۲)

(۳) الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (پارہ ۶ سورہ مائدہ ع ۱)

حدیث بخاری شریف

(۱) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ہلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء

(بخاری شریف جلد اول باب ذکر بنی اسرائیل)

عقائد مرزا غلام احمد قادیانی

(۱) مرزا صاحب نے دعوی نبوت اور وحی کا کیا ، مرزا صاحب نے ۱۸۸۶ء میں سب سے پہلے اپنے کو مجدد ظاہر کیا

ثبوت قول مرزا

(۱) اور پھر جب تیرھویں صدی کا آخر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالی نے الہام کے ذریعے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے ، اور اللہ تعالی کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ الرحمن علم القرآن ، لتنذر قوما ما انذر آباؤهم ولتستبين سبيل المجرمين قل انی امرت وانا اول المؤمنین یعنی خدا نے تجھے قرآن سکھلایا اور اس کے صحیح معنی تیرے پر کھول دیئے یہ اس لئے ہوا کہ تو ان لوگوں کو بد انجام سے ڈراوے جو باعث پشت در پشت کی غفلت اور [illegible] کے غفلت میں پڑ گئے اور تا ان مجرموں کی راہ کھل جائے کہ جو ہدایت پہنچنے کے بعد بھی راہ راست کو قبول کرنا نہیں چاہتے ان کو کہہ کہ میں مامور من اللہ اور اول المؤمنین ہوں [illegible]

ہمدردان اسلام بنظر توجہ ملاحظہ کریں

یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہماری بہبودی اور ہماری دائمی نجات اُخروی ہمارے مقدس مذہب اسلام پر ہے ہمیشہ کی زندگی اور ہمیشہ کا عیش و عشرت اسی پاک مذہب اسلام سے ہمکو ملیگا۔ بایں ہمہ نہایت حیرت ہے کہ مسلمان اپنے نفس پرستی اور دنیا طلبی میں اسقدر مصروف ہیں کہ اس پیارے مذہب نجات دہندہ کے دشمنوں کا کچھ خیال نہیں کرتے خدا کیلئے اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنے پاک مذہب کو دشمنوں کے ہاتھ سے بچاؤ اس وقت ہمارے نجات دہندہ کے مٹانیوالے تین گروہ ہیں، عیسائی - آریہ - قادیانی یہ تینوں گروہ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ صرف کرتے ہیں، اور جان توڑ کوشش کر رہے ہیں، اور اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اسلام کو چھوڑ کر جہنم کی راہ اختیار کر رہے ہیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو کچھ خیال نہیں ہے، اس میں اہل علم اور جاہل سب شامل ہیں کسی کو خیال نہیں ہے کہ یہ وقت ہمارے اور ہمارے مذہب کے لئے کیسا ہے، اور ہمیں کیا کرنا چاہیے اس کو خوب معلوم کرلو کہ اس وقت کا جہاد یہ ہے کہ اسلام کی تائید میں اہل علم تقریر و تحریر کرے صاحب مال انکی تائید میں روپیہ صرف کرے اور رسائل جو لکھے جائیں وہ چھپکر ساری دنیا میں مشتہر کئے جائیں اس خانقاہ میں تینوں قسم کے رسائل موجود ہیں،

عیسائیوں کے جواب میں رسائل

پیغام محمدی[1] - دفع التلبیسات[2] - مرآۃ الیقین[3] - ترانہ حجازی[4] - آئینہ اسلام[5] - یہ بےنظیر رسالے ہیں میرے علم میں عیسائیوں کے جواب میں کوئی ایسا رسالہ نہیں ہے ان کو مسلمان ضرور دیکھیں اور خصوصاً اہل علم پادریوں کے بہکانے سے آپ محفوظ رہیں گے روپیہ ہونیکی وجہ سے بعض رسالے نہیں چھپ سکے

مرزائیوں کے رد میں رسائل

فیصلہ آسمانی[1] ہر حصہ - دوسری شہادت آسمانی[2] - ہدیہ عثمانیہ[3] - چشمہ ہدایت[4] - حقیقت رسائل اعجاز[5] آئینہ کمالات مرزا - مسیح قادیان کی حالت کا بیان - محکمات ربانی - صحائف رحمانی[1] سے ۲۲ تک وغیرہ اور بھی پچاس ساٹھ رسالوں سے زیادہ ہیں بنظر حمیت دینی اور ثواب آپ انہیں منگا کر دیکھئے

آریوں کے رد میں رسائل

حق پرکاش[1] - مناظرہ نگینہ[2] - سوامی دیانند کا علم و عقل[3] - ثمرات تناسخ وغیرہ

مفصل فہرست عند الطلب روانہ کیجا سکتی ہے۔

ابو محمود رحمانی - خانقاہ رحمانیہ مونگیر

دعویٰ مسیح موعود [illegible]

(۱) قول مرزا: [illegible]

[illegible]

[illegible] (الہام مرزا) [illegible]

[illegible]

(۲) قول مرزا: [illegible] تب میں نے [illegible]

[illegible]

(۳) [illegible]

[illegible]

[illegible] (کشتی نوح [illegible])

کھلے کھلے لفظوں میں دعویٰ نبوت

(۱) قول مرزا۔ الہام مرزا۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ ترجمہ: ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا اسی رسول کے مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا (حقیقۃ الوحی [illegible])

(۲) یٰس انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم۔ ترجمہ: اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم والا ہے (حقیقۃ الوحی [illegible])

(۳) انا ارسلنا احمد الی قومه فاعرضوا وقالوا کذاب اشر۔ ترجمہ: ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا [illegible] اور کہا جھوٹا ہے (اربعین [illegible])

(۴) [illegible]

[illegible]

[illegible] (انجام آتھم [illegible])

(۵) [illegible]

[illegible] (انجام آتھم [illegible])

انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (کنز العمال جلد ۲ باب در بیان فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)

فقہ

(۱) اذا لم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم کذا فی الیتیمۃ ولو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر (فتاوی عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۶۳) (۲) ویکفر بقوله ان کان ما قال الانبیاء حقا او صدقا وبقوله انا رسول اللہ (بحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۱۳۰) (۳) ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۲۰۲) (۴) ومن ادعی النبوۃ لنفسه او جواز اکتسابها والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتها وکذلک من ادعی منهم انه یوحی الیه وان لم یدع النبوۃ فهؤلاء کلهم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لانه اخبر انه خاتم النبیین ولا نبی بعده وانه ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل هذا الکلام علی ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر هؤلاء الطوائف کلها قطعا اجماعا وسمعا (شفاء صفحہ ۳۶۲) (۵) اذا لم یعرف ان محمدا آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات (الاشباه والنظائر کتاب السیر والردۃ صفحہ ۲۹۶)

چھپ چکا ہے جو ان ہی دنوں میں جس کو آج اٹھارہ سال عرصہ ہوا میں نے تالیف کر کے شائع کی تھی (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸ براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸)

(۲) بعد مجدد ہونے کے مرزا صاحب نے اپنے کو مثیل مسیح ظاہر کیا مرزا صاحب قریب قریب سات برس مجدد بنے رہے، پھر مثیل مسیح ہوئے اس کا ثبوت ذیل کی تحریر سے ہوتا ہے

قول مرزا "علماء ہند کی خدمت میں نیاز نامہ"

اے برادران دین و علماء شرع متین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوے کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں، یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج میرے منہ سے سنا گیا ہو، بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذر گیا ہوگا، میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا ہے کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے (ازالۃ الاوہام حصہ اول صفحہ ۳۹)

(۳) **قول مرزا**۔ میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اور میرا یہ بھی دعوے نہیں ہے کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے، بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں، ہاں اس زمانہ کے لیے میں مثیل مسیح ہوں، اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے، (ازالۃ الاوہام حصہ اول صفحہ ۱۹۹)

الحاصل ۱۸۹۱ء میں یا اس کے کچھ قبل مثیل مسیح بنے، ازالۃ الاوہام میں مرزا صاحب صاف تحریر کرتے ہیں کہ جو شخص مجھکو مسیح موعود خیال کرے وہ کم فہم ہے، اور مرزا صاحب مسیح بن مریم بھی نہیں ہیں اس سے بھی انکار کرتے ہیں جو شخص مرزا صاحب کو مسیح بن مریم کہے وہ مطابق فتوی مرزا صاحب کے کذاب اور مفتری ہے؛

سلہ کتاب البریہ ۱۸۹۸ء کی تصنیف ہے اس کے معنی ہیں کہ اپنا مجدد ہونا اور اس الہام کا شائع ہونا بیان کرتے ہیں یعنی ۱۸۸۰ء میں ۱۲

[illegible] اور دوسرا [illegible]
لیکن کثرت وحی [illegible] میں ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱) (۱۴) میں خدا تعالیٰ کی [illegible]
[illegible] کیونکر رد کر سکتا ہوں میں اس کی پاک وحی پر ویسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام
وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰) (۱۵) میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر
کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر
اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل
ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)
(۱) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد۔ ترجمہ ان کو کہہ دے کہ میں تو
ایک انسان ہوں میری طرف وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۸۲)
(۲) واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک ترجمہ اور جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف وحی نازل
کی گئی وہ ان لوگوں کو سنا جو تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۸۲)

دعویٰ نبوت کے بعد حضرت مسیح پر فضیلت

(۱۶) خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے تمام شان میں بڑھ کر ہے اور اس کا نام
غلام احمد رکھا۔ (دافع البلاء ص ۱۳) (۱۷) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء)
(۱۸) اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین
میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا
مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح
طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰) (۱۹) خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس
پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح
ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز
نہ دکھلا سکتا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸) (۲۰) اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں
نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت
کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا تعالیٰ کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔ (حقیقۃ الوحی ص [illegible])
(۲۱) اور جب خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ
سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل
قرار دیتے ہو۔ (حقیقۃ الوحی ص [illegible])

(۶) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۱)

(۷) ہمارا [illegible] نبی نہیں ہوتا ہے (ترین [illegible] صفحہ [illegible])

(۸) بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۰)

دعویٰ نبوت تشریعی

(۹) خدا وہی خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶) (۱۰) لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون ترجمہ تو مت ڈر میرے پاس رسول نہیں ڈرا کرتے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷) (۱۱) مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (اعجاز احمدی صفحہ ۷)

نوٹ (۱۱) یہ آیت قرآن مجید کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول برحق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جس نے ملک عرب کے جہلا اور ناشائستہ اور غیر مہذب قوم میں اپنا رسول نہایت شائستہ ہدایتوں اور حقانی مذہب اور کامل شریعت کے ساتھ بھیجا تاکہ اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں اور نہایت مفید اور بہترین تعلیمات سے دنیا کے تمام دینوں پر اُسے غالب اور فائق کر دے یہ صفت کس رسول کی ہے، الفاظ قرآنی نہایت صفائی سے بتا رہے ہیں کہ وہ رسول اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے آ چکا ہے کیونکہ صیغہ ماضی کے ساتھ ارشاد ہوا ارسل رسولہ یعنی اللہ تعالیٰ اس رسول کو بھیج چکا ہے اور نہایت ظاہر ہے کہ وہ رسول وہی ہے جن پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الفاظ قرآنی سے تو صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں، مگر مرزا صاحب الفاظ قرآنی کے خلاف اور اجماع امت کے برعکس اس آیت کو اپنے لئے کہتے ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں بلکہ خاص میرے لئے ہے۔" (۱۲) ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تئیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶)

وحی الٰہی کا مستقل دعویٰ

اور دعویٰ نبوت کے ساتھ انبیاء کرام پر اپنی فضیلت

(۱۳) اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر

(۲) وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (سورہ نساء رکوع ۲۲)

بلکہ قرآن کریم کے کئی مقامات میں مسیح کے فوت ہوجانے کا صریح ذکر ہے، (ازالہ اوہام حصہ اول صـ۲۰)

(۳) ازانجملہ ایک یہ اعتراض کہ اگر ہم فرض محال کے طور پر قبول کرلیں کہ حضرت مسیح اپنے جسم خاکی سمیت آسمان پر پہونچ گئے تو اس بات کے اقرار سے چارہ نہیں کہ وہ جسم جیساکہ تمام حیوانی اجسام کے لئے ضروری ہے آسمان پر بھی تاثیر زمانہ سے ضرور متاثر ہوگا، اور بمرور زمانہ لابدی اور لازمی طور پر ایک دن ضرور اس کیلئے موت واجب ہوگی، پس اس صورت میں اول تو حضرت مسیح کی نسبت یہ ماننا پڑتا ہے کہ اپنی عمر کا دورہ پورا کرکے آسمان ہی پر فوت ہوگئے ہوں، اور کواکب کی آبادی جو آج کل تسلیم کی جاتی ہے اسی کے کسی قبرستان میں دفن کئے گئے ہوں اور اگر پھر فرض کے طور پر اب تک زندہ رہنا اُن کا تسلیم کرلیں تو شک نہیں کہ اتنی مدت کے گذرنے پر پیر فرتوت ہوگئے ہونگے، اور اس کام کے لائق ہرگز نہ ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کرسکیں، پھر ایسی حالت میں ان کا دنیا میں تشریف لانا بجز ناحق تکلیف کے اور کچھ فائدہ بخش معلوم نہیں ہوتا (ازالہ اوہام حصہ اول صـ۲۰)

(۴) تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پاکر ضرور ہندوستان کا سفر کیا، اور نیپال ہوتے ہوئے آخر تبت تک پہونچے، اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے اور وہ بنی اسرائیل جو کشمیر میں بابل کے تفرقہ کے وقت میں سکونت پذیر ہوئے تھے، اُن کو ہدایت کی اور آخر (۱۲۰) برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا، اور محلہ یارخاں میں مدفون ہوئے، اور عوام کی غلط بیانی سے یوزآسف نبی کے نام سے مشہور ہوگئے (رازحقیقت صـ۹ حاشیہ) (۵) حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد اپنے حواریوں کو ملے اور اپنے زخم اُن کو دکھلائے (رازحقیقت صـ۷و۸ حاشیہ)

(۳) ہم مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اوالعزم نبی ہیں اور کامل اور پاک انسان ہیں یہودنے جو اُن پر تہمتیں لگائی ہیں وہ ان سے پاک ہیں اور یہ تمام باتیں قرآن مجید سے ثابت ہوتی ہیں،

ثبوت قرآن مجید

(۱) اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ (سورہ نساء رکوع ۲۳ - پارہ ۶)

(۲) اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا

(۳) الف مرزا صاحب نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی توہین کی،

ثبوت قولِ مرزا

(۱) مسیح بن مریم جنکو عیسٰی اور یسوع بھی کہتے ہیں (توضیح المرام صـ۳ تقطیع خورد) (۲) یسوع کی تمام پیشگوئیاں میں جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بھی اُس پیشگوئیوں کے ہم پلہ اور ہموزن ثابت ہوجاوے تو ہم ہرایک تاوان دینے کو تیار ہیں، اُس درماندہ

مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی اپنی فضیلت ثابت کرنا

(۲۲) وانانی مالم یؤت احدًا من العالمین۔ مجھے وہ دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا۔ (استفتاء صہ۸۶) اس الہام کا یہی مطلب ہے کہ مرزا صاحب کو جو مرتبہ دیا گیا وہ سارے جہان میں کسی ولی اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا اس میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں۔ (۲۳) لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان اتنکر ترجمہ اس کے لئے چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی صہ۷۱) یہ اُن کا شعر اور اُن ہی کا ترجمہ ہے، اس شعر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ شق القمر کو جو مشہور اور متواتر قرآن مجید سے اُس کا پتہ ملتا ہے، اور جو واقع میں خرق عادت ہے مرزا صاحب اُس سے انکار کرتے ہیں، اور شق القمر کو چاند گہن بتلاتے ہیں، یہ مرزا صاحب کی عقل کا تقاضا ہے، کوئی ذی عقل تو چاند گہن کو معجزہ نہیں کہہ سکتا کیونکہ چاند گہن اور سورج گہن ہمیشہ ہوا کرتے ہیں، گویا شق القمر کو مرزا صاحب نے چاند گہن کہا جس کا حاصل یہ ہوا کہ میرے لئے شق القمر اور شق الشمس دونوں ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف ایک یعنی شق القمر، مگر یہ محض غلط ہے، مرزا صاحب کے لئے دونوں کیا ایک بھی شق نہیں ہوا،

(۲۴) سیرت الابدال کے آخر خطبہ الہامیہ حاشیہ در حاشیہ صفحہ (ت) میں مرزا صاحب ایک عربی عبارت تحریر کرتے ہیں جس کا شروع ان اللہ خلق ادم جعلہ الخ سے ہے، جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اُسے تمام انسانوں اور جنوں کا سردار حاکم بنایا، پھر اُن کو شیطان نے بہکایا اور جنت سے نکالا اور حضرت آدم کی حکومت شیطان کو ملی اور اس لڑائی میں آدم کو ذلت اور رسوائی ہوئی، پھر اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو پیدا کیا، تاکہ آخری زمانہ میں شیطان کو ہزیمت ہوے، یہ وعدہ خداوندی قرآن میں لکھا ہوا ہے، (سیرۃ الابدال حاشیہ در حاشیہ)

(۲) تمام اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابتک زندہ ہیں نہ مقتول ہوئے نہ مصلوب

ثبوت قرآن مجید

(۱) وقولہ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ مَا لَہُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا (پارہ ۶ سورہ نساء رکوع ۲۱)

(۲) مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ سمجھتے ہیں اور مقتول اور مصلوب ہونا کہتے ہیں

ثبوت قول مرزا

(۱) ابن مریم مر گیا حق کی قسم ؛ داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سر بسر ؛ اُس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے ؛ ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے
(ازالہ اوہام حصہ صہ۳۱۱)

(۲) مرزا صاحب ایک یہ کہ قرآن شریف کے کسی مقام سے ثابت نہیں کہ حضرت مسیح اس خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر اُٹھائے گ

الانبیاء فانہ یقتل حدًا ولا تقبل توبتہ مطلقا

(طحطاوی جلد ۲ صفحہ ۴۸۱)

(۷) وفی التہذیب شیرانما یصیر مرتدًا بانکار ما وجب الاقرار بہ او ذکر اللہ تعالیٰ او واحدًا من الانبیاء بالاستہزاء ولو کان اسلامہ بالفعل (اشباہ والنظائر جلد اول صفحہ ۲۹۲)

وہی کارروائی کی، اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو، اور خدا کا خدا کو، حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ تھا کہ یہودیوں کے لئے یہودی بادشاہ چاہئیے نہ کہ مجوسی اسی بنا پر تھیار بھی خریدے شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی۔

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی، آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے، ہاں آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں اکثر غصہ آجاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں، کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی، جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں انکا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کی پیدائش سے پہلے پوری ہو گئیں، اور نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے گویا میری تعلیم ہے، لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں، آپ نے یہ حرکت شاید اسلئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں، لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی، اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں، عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں، آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقًا سبقًا پڑھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ حصہ نہیں دیا تھا، یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے، اس وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے،

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اس الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے، عیسائیوں نے بہت سے معجزات آپ کے لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں، اور ان کو حرامکار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام کی اولاد بنیں، ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو، یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو، مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے، اس تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری حقیقت کھلتی ہے، اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَیُکَلِّمُ
النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ
(سورہ آل عمران رکوع ۵ پارہ ۳)

(۳) وَیُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (سورہ آل عمران رکوع ۵)

(ب) تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کی توہین کرنے والا کافر اور شیطانی گروہ میں ہے

ثبوت قرآن مجید

(۱) ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ (پ۱۹ سورہ شعراء رکوع ۱۲)

(۲) وسئل عمن ینسب الی الانبیاء الفواحش کعزمھم علی الزنا ونحوہ قال یکفر لانہ شتمھم واستخفاف بھم (فتاوی عالمگیری ج ۲ ص۲۶۳)

(۳) ولذالک من اضاف الی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تعمد الکذب فیما بلغہ واخبر بہ او شک فی صدقہ او سبہ او تنقصہ او قال انہ لم یبلغ واستھزاء بہ او باحد من الانبیاء او ازری علیھم او اذاھم فھو کافر باجماع من علماء المسلمین (شرح شفا جلد ۲ ص...)

(۴) او استخف بہ او باحد من الانبیاء او ازری علیھم او اذاھم فھو کافر باجماع (شفاء ص۳۶۱)

(۵) ویکفر اذا شک فی صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم او سبہ او نقصہ او صغرہ (اشباہ والنظائر ص۲۹۵)

(۶) وکل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولۃ الا جماعۃ من تکررت ردتہ علی ما مر والکافر بسب النبی من

انسان کی پیشن گوئیاں کیا تھیں، صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی پس ان نادان پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشنگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنالیا کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے، کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے، کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا، پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے

اور جب معجزہ مانگا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرام کار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں، ان کو کوئی معجزہ دکھلایا نہیں جائے گا، دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی، اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے، یہ تو وہی بات ہوئی جیسا کہ ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی، لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جسکے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائیگا، بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو، اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا، آخر ایک وظیفی کو یہی کہنا پڑتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آگیا یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں، اپنا پیچھا چھوڑانے کے لئے کیسا اوکھیلا یہی آپ کا طریق تھا، ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شجاعت آزمانے کے لئے سوال کیا کہ اے استاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں؟ آپ کو یہ سوال سنتے ہی اپنی جان کی فکر پڑ گئی، کہیں باغی کہلا کر پکڑا نہ جاؤں، سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والوں کو ایک وظیفہ سنا کر معجزہ مانگنے سے روک دیا تھا، اس جگہ بھی

(۲) پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو، اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں (ازالہ اوہام حصہ ۱ حاشیہ صفحہ ۳۰۳)

(۵) تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ تمام مسلمان ایکدوسرے مسلمان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں عام اس سے کہ وہ فاسق فاجر مسلمانوں کے کسی فرقہ کا ہو

ثبوت قرآن مجید

(۱) وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (پارہ ۱، سورہ بقرہ رکوع ۵)

علم کلام

(۲) صلوا خلف کل بر و فاسق،

حدیث

(۳) عن عبداللہ ابن عدی ابن الخیار انہ دخل علی عثمان وھو محصور فقال انک امام عامۃ و نزل بک ما تری ویصلی لنا امام فتنۃ و نتحرج فقال الصلوۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساءتھم رواہ البخاری جلد ۱
(مشکوۃ برحاشیہ مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۹۹)

وفیہ دلیل علی جواز الصلوۃ خلف الفرقۃ الباغیۃ و کل فاجر،

(۴) عن قبیصۃ ابن وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون علیکم امراء من بعدی یؤخرون الصلوۃ فھی لکم وھی علیھم فصلوا معھم ما صلوا القبلۃ

(۶) ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ تمام فرقہ اسلامیہ میں باہم مناکحت و ازدواج جائز ہے

ثبوت قرآن مجید

(۱) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ

(۵) مرزا صاحب کہتے ہیں کہ غیر احمدی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے

ثبوت قول مرزا

(۱) اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے، اس لئے وہ اس لائق نہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے، کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے، پس یاد رکھو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے، کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہئے کہ وہی تمہارا امام ہو جو تم میں سے ہو، (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸)

(۶) مرزا صاحب کا فتوے ہے کہ احمدی کو غیر احمدی سے مناکحت و ازدواج جائز نہیں ہے

ثبوت

(۱) گواہ نمبر ۴ کے بیان سے ظاہر ہے،

(۷) مرزا صاحب تمام مسلمانوں کو بجز اپنے ماننے والوں کے سب کو کافر کہتے ہیں،

ثبوت قول مرزا

(۱) ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے ہیں، اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے، دوسری

آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے، اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا، پھر افسوس! نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں، آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا، مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی، آپ کا کنجریوں (کسبی) سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان میں ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے، اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے، آپ وہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ ابھی تمام لوگ زندہ ہوں گے کہ میں پھر واپس آ جاؤں گا، حالانکہ نہ صرف وہ لوگ بلکہ انیس نسلیں اس کے بعد بھی انیس صدیوں میں مر چکیں مگر آپ ابتک تشریف نہ لائے، خود وفات پا چکے مگر اس جھوٹی پیشگوئی کا کلنک ابتک پادریوں کی پیشانی پر باقی ہے، (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵، ۶، ۷، ۸)

(۴) تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سے معجزات صادر ہوئے اللہ نے انہیں قدرت دی تھی کہ وہ مردہ کو زندہ کرتے تھے کوڑھی اور مادر زاد اندھے کو اچھا کرتے تھے

ثبوت قرآن مجید

(۱) اِنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ،

(پارہ ۳ - سورہ آل عمران رکوع ۵)

(۴) مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمام معجزات سے انکار کیا

دیکھا جائے کہ قرآن مجید نے تو علانیہ طور سے حضرت مسیحؑ کے عظیم الشان معجزوں کو بیان کیا ہے، مگر مرزا صاحب آپ کے معجزات کے بالکل منکر ہیں، چنانچہ اس سے پیشتر انکا قول بیان کیا گیا ہے، اور صرف معجزات ہی کا انکار نہیں ہے بلکہ ان کو گالیاں بھی دی ہیں، اور بدگمانیوں کا مخزن بتایا ہے، اُن کے معجزات میں باتیں بھی بنائی ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں

ثبوت قول مرزا

(۱) کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے سے کسی طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرندہ پرواز کرتا ہے، یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کا کام کرتے رہے ہیں، اور ظاہر ہے بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے (حاشیہ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۲۸) دیکھا جائے کہ نہایت صاف طریقہ سے حضرت مسیحؑ کا باپ قرار دیکر بھی صریح قرآن شریف کے

(۹) ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے و وعیدیں سچی ہوتی ہیں، اور جس وعید میں وقت معین کر دیا گیا ہے وہ اسی وقت پر پوری ہوتی ہے

ثبوتِ قرآن مجید

(۲) لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ہیں جاہل ہیں۔

(۳) لَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کریگا

( ) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ بیشک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا

( ) وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ۔ اے پیغمبر منکرین تجھسے عذاب کی جلدی کرتے ہیں (یقین کر لیں کہ) اللہ تعالیٰ اپنے ...

( ) مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری بات میں تغیر نہیں ہو سکتا اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے

(۹) مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام وعدے اور وعیدیں سچی نہیں ہوتیں،

ثبوت قول مرزا

(۱) قرآن مجید اور توریت کے رو سے یہ امر بتواتر ثابت ہوتا ہے کہ وعید کی میعاد توبہ کی وجہ سے ٹل سکتی ہے (انجام آتھم ص ۲۹)

(۲) تاریخ عذاب کا ٹل جانا تخلف وعدہ نہیں ہے بلکہ سنت اللہ ہے، (برق آسمانی)

(۳) وعید کی پیشینگوئی کے ٹل جانے کے بارے میں تمام نبی متفق ہیں، انجام آتھم ص ۔

(۴) یَعِدُ وَلَا یُوْفِیْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے اور بعض وقت اسے پورا نہیں کرتا،

یہ قول خلیفۃ المسیح اول حکیم نور الدین صاحب کا بہت مشہور ہے، ملاحظہ ہو ریویو بابت مئی و جون ۱۹۱۰ء

(۱) فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ مُخْلِفَ وَعْدِہٖ رُسُلَہٗ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے یا عام مخاطبین سے ارشاد فرماتا ہے کہ تو ایسا خیال اور گمان ہرگز نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنیوالا ہے اس میں شبہہ نہیں کہ اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ و وعید نہیں بدلتا، شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ اس کا ترجمہ کرتے ہیں، تغیر داده نمی شود وعدہ نزدیک من، و نیستم من ستم کنندہ بر بندگان۔ اگر وعید وقت مقررہ پر پوری نہوئی تو کلام الٰہی بدلگیا اور اس کلام الٰہی کے خلاف ہوا،

قرآن مجید کی ۲۱ آیتوں اور چار حدیثوں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا ہونا

اس رسالہ میں شروع سے یہانتک ۲۱ آیتیں قرآن مجید کی اور ۴ حدیثیں بیان ہوئیں جن سے مرزا غلام احمد قادیانی کا قطعی جھوٹا ہونا ثابت ہوا جس کو تردد ہو سامنے آکر سمجھ لے باایں ہمہ ایسی یقینی کاذب کا ثبوت قرآن مجید میں بتایا جاتا ہے اور کلام الٰہی میں بیہودہ تحریف کر کے مسلمانوں کو فریب دیا جاتا ہے اب میں صرف آخر کی پانچ آیتوں کا خلاصہ بیان کرتا ہوں تاکہ مرزا صاحب کی کذابی ہر ایک ایک خاص طریقے سے خوب روشن ہو جائے، قرآن مجید کی ان آیتوں میں خدا تعالیٰ کی صفت وعدہ اور وعید کا بیان ہے یعنی وہ قادر مطلق، صادق القول ہے جس بندے کو کسی طرح کی بشارت دیتا ہے یا جس کو سزا کا حکم سناتا ہے وہ کسی طرح ٹل نہیں سکتا اسکا وعدہ اور وعیدہ ضرور پورے ہوتے ہیں، اس کی کامل تحقیق فیصلہ آسمانی حصہ سوم طبع دوم کے صفحہ ۹۸ سے ۱۱۶ تک کیگئی ہے لائق دید ہے، اس مطلب کو ان

مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكُمْ (سورہ بقرہ رکوع ۲۷)

(۷) تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت افضل ترین امت ہے

اور ثبوت یہ،

ثبوت قرآن مجید

(۱) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ،
(پارہ ۴ سورہ آل عمران رکوع ۱۱)

(۲) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا، (سورہ بقرہ پارہ ۲ رکوع ۱۷)

فقہ

(۱) وَكَذٰلِكَ نَقْطَعُ بِتَكْفِيْرِ كُلِّ قَائِلٍ قَالَ قَوْلًا يُتَوَصَّلُ بِهٖ إِلٰى تَضْلِيْلِ الْأُمَّةِ (شفا، صفحہ ۳۶۲ و ۳۶۳)

(۸) ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ خدا کے کلام قرآن کریم کے سوا اور کسی کا کلام معجزہ نہیں ہے

ثبوت قرآن مجید

(۱) وَإِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (سورہ بقرہ رکوع ۳)

(۲) أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (یونس رکوع ۴ پارہ ۱۱)

یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا، اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹)

(۲) جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا (حقیقۃ الوحی ۱۶۳)

(۸) مرزا صاحب اپنے کلام کو معجزہ کہتے ہیں

ثبوت

اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی مرزا صاحب کے اعجاز ہیں

قول مرزا

(۱) اعجاز المسیح۔ اس میں سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے، رسالہ اعجاز المسیح جب فصیح عربی میں میں نے لکھا تو خدا تعالیٰ سے الہام پاکر میں نے یہ اعلان شائع کردیا کہ اس رسالہ کی نظیر اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ کوئی مولوی پیش نہیں کرسکیگا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۷۹)

(۲) اعجاز احمدی کے متعلق قول مرزا " میرا حق ہے کہ جس قدر خارق عادت وقت میں یہ اردو عبارت اور قصیدہ تیار ہو گئے ہیں میں اسی وقت تک نظیر پیش کرنے کا ان لوگوں سے مطالبہ کروں، جو ان تحریرات کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں اور معجزہ قرار نہیں دیتے، اور میں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ اگر وہ اتنی مدت تک جو میں نے اردو مضمون اور قصیدہ پر خرچ کی ہے اسی قدر مضمون اردو جس میں میری ہر ایک بات کا جواب ہو کوئی بات رہ نہ جائے اور اسی قدر قصیدہ جو اسی تعداد کے اشعار میں واقعات کے بیان پر مشتمل ہو اور فصیح و بلیغ ہو، اس مدت مقررہ میں چھاپ کر شائع کردیں تو میں ان کو دس ہزار روپیہ نقد دونگا (اعجاز احمدی صفحہ ۹)

رہی ہونگے (خدا کی پناہ) یہ دو قول مرزا صاحب کے اُس اشتہار میں ہیں جو ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو گویا دس کو رشائع کیا گیا ہے ضمیمہ اسلامی حصہ کے صـ۱۹ سے صـ۳۲ تک۔ اس اشتہار میں سترہ جھوٹ دکھائے ہیں ان جھوٹوں میں اکثر اُن کی پیشینگوئیاں ہیں یہ تین طریقوں سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے اول یہ کہ صرف ایک اشتہار میں انھوں نے سترہ جھوٹ بولے اب غور کیا جائے کہ نبی کی شان تو بہت بڑی ہے، وہاں تو ایک دو جھوٹ سے نبوت باطل ہو جاتی ہے کسی مجدد اور بزرگ کی بھی یہ شان نہیں ہو سکتی ہے کہ ایک دو ورق میں اسقدر جھوٹ بولے جھوٹ ایسی بُری چیز ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا اس سے ثابت ہوا کہ جو جھوٹ بولے وہ مسلمان نہیں، دوسرے طریق سے انکا جھوٹا ہونا اسطرح ثابت ہوا کہ مذکورہ دونوں قولوں میں انکی پیشینگوئی جھوٹی ہوئی اور پورے اشتہار میں سولہ پیشینگوئیاں اُن کی جھوٹی ہوئیں یعنی اُنکے بیان کے بموجب حتمی وعدہ الٰہی ہوا مگر خدا تعالیٰ نے وہ اپنا وعدہ پورا نکیا اور اس سے پیشتر قرآن شریف کی پانچ آیتیں نقل کیگئی ہیں جن کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے اور وعید دونوں ضرور پورے ہوتے ہیں، یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اُس کا کوئی وعدہ یا وعید پوری نہ ہو اگر ایسا ہو تو نبوت اور رسالت درہم برہم ہو جائے، اسمیں خوب غور کرو، الغرض اس قول میں بھی مرزا صاحب بموجب اپنے قول کے اور کلام الٰہی سے جھوٹے ثابت ہوئے تیسرے یہ کہ جسطرح وہ قرآن سے جھوٹے ٹھیرے اسیطرح توریت مقدس نے بھی اُنکے جھوٹے ہونے پر شہادت دی ملاحظہ ہو

توریت مقدس کا فیصلہ مرزا کی کذابی پر

توریت کی پانچویں کتاب استثنا کے باب ۱۸ میں یہ ارشاد ہے" لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُسے حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جاوے (یعنی توریت میں یہ سیاسی حکم ہے کہ جھوٹا نبی قتل کر دیا جائے) اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کہے اور جو اُس نے کہا واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی، بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی ہے" اور نہایت ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کی نسبت خدا جانے کتنے مرتبہ بیان کیا ہے (یعنی جھوٹ بولا ہے ۱۲)، مگر وہ نکاح میں نہ آئی اور وہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی اس لئے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ پر افترا کیا، الحاصل قرآن مجید اور توریت مقدس دونوں اس پر متفق ہیں کہ مرزائے قادیانی بالیقین جھوٹا ہے، یہاں تین طریقوں سے اُس کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا گیا، جب ان دو قولوں نے مرزا صاحب کے کذب کا کامل فیصلہ کر دیا تو اب زیادہ اقوال نقل کرنیکی ضرورت نہیں ہے، مگر میں خوش طبع حضرات کو یہ بھی دکھانا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب باوجود سن رسیدہ ہونیکے احمد بیگ کی دختر پر ایسے فریفتہ تھے کہ بار بار اُس کا ذکر کرتے تھے اور جا بجا اس کے اشتہار میں انھیں مزہ ملتا تھا، اور یہ بھی خیال ہوگا کہ بار بار اعلان و اشتہار کو حکم الٰہی بتاتا عوام کو ڈراتا اور توجہ دلاتا ہے، خواہ مخواہ انھیں خیال ہوگا کہ اگر مرزا کو واقعی الہام الٰہی نہ ہوتا تو بار بار اس کثرت سے اُس کا ذکر نہ کرتے، یعنی اپنے عشق ضعیفی کے ساتھ عوام کی فریب دہی بھی تھی، مذکورہ اشتہار تو ۱۸۸۸ء کا تھا ذیل کا اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء کو حقانی پریس لودھیانہ میں چھپوایا ہے اور اُس کا نام اشتہار نصرت دین رکھا ہے، اب اس نصرت دین کا مضمون ملاحظہ ہو، **تیسرا قول** لکھتے ہیں کہ احمد بیگ کی دختر کلاں کی نسبت بحکم الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے یہی مقدر اور قرار پا چکا ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آ جائیگی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونیکی

آیتوں میں مختلف طور سے متعدد تاکیدوں سے بیان فرمایا ہے مثلاً آخر کی آیت میں نہایت زور کی تاکید اللہ تعالیٰ ہر ایک بندہ کو مخاطب کر کے یا خاص حضرت سرور انبیاء علیہ السلام کو ارشاد فرماتا ہے اے بندے ایسا گمان اور خیال بھی ہرگز نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی رسول سے وعدہ خلافی کریگا، اسمیں وعدہ اور وعید دونوں شامل ہیں، اب مرزا صاحب کے متعدد اقوال نہایت وضاحت اور تعین سے ثابت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کامل پختہ وعدہ کرتا ہے اور ایکبار نہیں متعدد مرتبہ اس وعدہ کو یاد دلاتا ہے اور پھر بھی پورا نہیں کرتا فریب دیتا ہے جھوٹ بولتا ہے (نعوذ باللہ) **ناظرین** کو یہ ملحدانہ قول دیکھکر نہایت حیرت ہوگی اور احمدی حضرات تو جھوٹا ہی سمجھینگے مگر جلدی نہ فرمائیں آئندہ کا مضمون ملاحظہ کریں،

مرزا صاحب کے اقوال جن سے خدائے قدوس پر سخت الزام آتا ہے

یہ اقوال مرزا صاحب نے منکوحہ آسمانی کی نسبت اشتہارات اور رسالوں میں مشتہر کرائے ہیں جن کو فیصلہ آسمانی حصہ اول مطبوعہ بار سوم ۱۹۱۷ء اور حصہ سوم میں بلفظہ نقل کئے گئے ہیں ان میں سے بعض اقوال نقل کئے جاتے ہیں **پہلا قول** مرزا صاحب فرماتے ہیں "اندنوں جو زیادہ تصریح کیلئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی درخواست کی گئی تھی، ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لاویگا" (خاکسار غلام احمد، ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء (۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کا انتقال ہوا اب خیال کیجئے کہ کتنے برسوں نکاح کا غل رہا ہے) اس قول میں خوب دیکھا جائے کس زور سے وعدہ الٰہی بیان کیا ہے کہ وہ لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی اسے کوئی شرط وغیرہ روک نہیں سکتی کیونکہ نہایت صاف طریقے سے تین جملے اس قول کے بتا رہے ہیں کہ کوئی امر اس نکاح کو روک نہیں سکتا، پہلا جملہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے، جو امر خدا تعالیٰ کے علم میں مقرر ہو چکا ہے اُسے تقدیر مبرم کہتے ہیں اور تقدیر مبرم ہرگز نہیں ٹلتی دوسرا جملہ ہر ایک مانع دور ہونیکے بعد اللہ تعالیٰ مرزا کے نکاح میں اسے لائیگا، تیسرا جملہ انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائیگا، ان تینوں قولوں کے بعد کسی جاہل کو بھی تردد نہیں ہو سکتا کہ وہ عورت اگر مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آئی تو اس وقت بھی مرزا صاحب سچے رہ سکتے ہیں، بلکہ ہر ایک یہی کہیگا کہ بالیقین مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ پر جھوٹ کا الزام لگایا اور اُسے وعدہ خلاف ٹھہرایا، اور وہ خود ملحد ثابت ہوئے یہ لاجواب بات ہے کوئی اس کا جواب نہیں دے سکتا، کیونکہ نہایت صاف طریقے سے بقول مرزا صاحب خدا تعالیٰ کی وعدہ خلافی اور کذب بیانی ثابت ہوئی اسلئے کہ وہ عورت مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آئی جس کے نکاح میں آنیکا اُس نے حتمی وعدہ کیا تھا اور مقرر کر رکھا تھا اور مرزا صاحب مرتے دم تک اُسکے لئے تڑپتے رہے اور وہ دوسرے کے نکاح میں رہی اور مرزا صاحب کلام الٰہی سے اور نیز اپنے الہامی اقرار سے یقینی جھوٹے ہوئے، **دوسرا قول** مذکورہ اشتہار میں اسی عورت کی نسبت یہ فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ انجام کار اُس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے" اس قول میں بھی دو باتیں ایسی بیان کی ہیں جن سے اُس لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا یقینی اور قطعی ہوتا ہے، ایک یہ کہ انجام کار اُس لڑکی کا واپس لانا یعنی جس غیر شخص کے نکاح میں وہ لڑکی جا چکی ہے اُس سے واپس آئیگی یعنی اُس کے نکاح میں نہ رہیگی، دوسرے یہ کہ میرے نکاح میں اسکا آنا خدا تعالیٰ کی مقرر شدہ باتوں میں ہے، اور خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا یعنی وہ لڑکی میرے نکاح میں ضرور آئیگی شرط وغیرہ کوئی اُسے روک نہیں سکتی پہلے قول میں اس کی زیادہ شرح ہے، اب **ناظرین** غور فرمائیں یہ دو قول ہیں مرزا صاحب کے جن میں نہایت قطعی طور سے پیشینگوئی کرتے ہیں کہ محمدی بیگم احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح میں آئیگی اور غالباً بیس برس تک اس پیشینگوئی کا غل کرتے رہے مگر پوری نہ ہوئی اور مرزا صاحب اس تمنا میں مرکر قبر میں جا سوئے اور اُس کی آرزو میں اور اس کذب کے جرم میں تڑپتے

ہر طرح سے تمہاری طرف لائیگا یعنی باکرہ ہونے کی حالتمیں یا بیوہ کرکے شرطی ہونیکی حالت میں یا بے شرطی کیحالت میں
(چوتھا طریقہ) ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دیگا (اس میں شرط وغیرہ جو کچھ ہو سب آگیا اب نکاح میں آنیکا
کوئی مانع نہ رہا، شرط پوری ہو یا نہ ہو) اب اس کے بعد کے جملہ نے تو اور بھی غضب کیا، فرماتے ہیں،
(پانچواں طریقہ) اور اس کام کو (یعنی مرزا کے انکاح کو) ضرور پورا کریگا، جب مرزا صاحب کا خدائے
قدوس اس نکاح کے کرنیکو ضرور کہتا ہے تو اس کے ظہور میں نہ آنے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی بجز اس کے کہ قادر نہیں بلکہ
عاجز ہے (نعوذ باللہ) ان پانچوں قولوں نے حقیقۃ الوحی کے اس جواب کو محض غلط ٹھہرا دیا جو اس لڑکی کے نکاح
میں نہ آنیکی نسبت مرزا صاحب نے دیا ہے، یہ خوب یاد رہے کہ یہ بھی مرزا صاحب کا ایک وقتی قریب ہے، (چھٹا طریقہ) آنکا یہ
قول ہے، کوئی نہیں جو اسے روک سکے، اس میں شرط وغیرہ بھی آگئی، اس یقین اور کمال وثوق و اعتماد کے بعد بھی وہ پیشینگوئی
ایسی جھوٹی ثابت ہوئی کہ دنیا نے دیکھ لیا اور مرزا صاحب کے چھ جھوٹ قطعی اس ایک قول میں ہوئے، اور بیس جھوٹ پہلے
قولوں میں بیان ہوئے ہیں کل چھبیس ۲۶ جھوٹ ہوئے، اب قادیانی پارٹی ان الزاموں کا کچھ جواب دے سکتی ہے: دنیا ادھر
سے ادھر ہوجائے مگر کوئی مرزائی اس کا جواب نہیں دیسکتا ہے، جب مرزا صاحب کی مخصوص پیشینگوئی جھوٹی ہوئی
جس کا الہام ان کے دعوے مجدد ہونے یا نبی ہونے سے زیادہ پکا ہے، تو بالیقین قرآن مجید سے اور توریت مقدس
سے اور خود اپنے اقراروں سے جھوٹے ثابت ہوئے، اب ایم، اے صاحب اور خواجہ کمال کہیں کہ یہ جھوٹی پیشینگوئی
ایسی ہی ہے جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیبیہ والی پیشینگوئی؟ تمکو شرم نہیں آتی کہ ایسے صریح کاذب کی باتوں
کو حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانی باتوں سے مشابہت دیتے ہو، یہ کون پاجی کہتا ہے کہ حدیبیہ والی پیشینگوئی
پوری نہیں ہوئی، اس پیشینگوئی میں تعیین وقت نہیں کی گئی تھی اور مرزا نے بھی لکھا ہے کہ حدیبیہ والی پیشینگوئی وقت اندازکردہ پر پوری
نہیں ہوئی محض غلط ہے مگر لاہوری ایم، اے جھوٹ بولنے میں اپنے مرشد سے بھی بڑھ گئے اور بالکل پورا ہونے کے قائل ہوگئے
انھیں چاہیئے کہ فیصلہ آسمانی حصہ دوم کا صفحہ ۲۳ سے صفحہ ۳۱ تک دیکھیں اس سے معلوم ہوجائیگا کہ قادیانی پیر اور مرید دونوں جھوٹے
ہیں، ہمیں نے فیصلہ آسمانی کا حوالہ تو دیدیا مگر چونکہ اس رسالے میں کامل طور سے مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کیا ہے
اور دکھا دیا ہے کہ وہ نہ مجدد ہیں نہ نبی ہیں نہ رسول ہیں، نہ رسولوں کی سی اُن کی روش تھی، بلکہ وہ نہایت جھوٹے فریب
دہندہ، کامل عیار تھے اس لئے جو درحقیقت انھیں نبی مانتا ہے یا ظاہر میں انھیں الہامی مجدد کہتا ہے وہ آسمانی فیصلہ کو ہرگز
نہیں دیکھے گا، اس لئے میں اس کا خلاصہ بیان کر دیتا ہوں جس سے مرزا صاحب کا اور اُن کے جان نثار مرید کا جھوٹا ہونا
ظاہر ہوجائے، وہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ کی کوئی پیشین گوئی ایسی نہیں ہے جو پوری نہ ہوئی ہو، حدیبیہ والی پیشینگوئی کے
پورا ہونے کے لئے کسی وقت اور کسی طرح حضور نے وقت کی تعیین نہیں فرمائی، بلکہ صاف طور سے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے
پیشین گوئی کی ہے وہ پوری ہوگی، الحمد للہ وہ دوسرے ہی سال پوری ہوگئی، اس لئے قادیانی پیر اور مرید دونوں جھوٹے
ہوئے، میاں ایم اے صاحب صرف ایک منکوحہ والی پیشینگوئی تو جھوٹی نہیں ہوئی اُن کی تو تمام صاف پیشینگوئیاں
جھوٹی ہوئیں، خصوصًا وہ جن پر تمام عمر زور لگاتے رہے اور خدا کا سچا وعدہ بتاتے رہے اور قسم کھاتے رہے، اور اس کے
پورا نہ ہونے پر اپنے آپ کو جھوٹا اور ہر ایک بد سے بدتر کہتے رہے، وہ پیشینگوئی بھی پوری نہوئی، بلکہ خداتعالی نے متعدد

حالتمیں آجاے یا خدا تعالیٰ بیوہ کرکے اُس کو میری طرف لاوے۔ ناظرین! یہ نصرت حق کے لئے اشتہار ہے اور بحکم الٰہی اشتہار دیا گیا ہے اور مضمون وہی معمولی مطلوبہ کے نکاح میں آنیکا ہے، مگر نہایت تاکید سے لکھتے ہیں کہ خدا کی طرف سے یہی مقدر اور قرار پاچکا ہے کہ وہ لڑکی میرے نکاح میں آئیگی، چونکہ یہ اشتہار بحکم الٰہی دیا گیا ہے اس لئے ضرور ہے اُس کا مضمون بھی اُسی کی طرف سے ہوگا اس لئے حیرت یہ ہے کہ عالم الغیب ہونا اُس کی صفت ہے مگر اُسے یہ علم نہیں ہے کہ کس حالت میں نکاح ہوگا، باکرہ ہونیکی حالتمیں یا بیوہ کرکے، مگر الحمدللہ جو کچھ علم تھا وہ جہل مرکب تھا واقعی علم نہ تھا کیونکہ کسی وقت وہ عورت مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آئی اور اشتہار نے مرزا صاحب کو رسوا کیا اور مرزا نے خدای قدوس پر جہالت یا فریب ہی کا عیب لگایا اسی وجہ سے اسلامی دردمند انھیں دہریہ فتنہ سمجھتے ہیں، مسیح کی تثلیث تو ہوئی یعنی مسیح قادیان کے تین جھوٹے الہام بیان ہوئے، اب چوتھا الہام اُسی منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنیکی نسبت قرآنی الفاظ میں ہوا ہے، جس سے شک و شبہہ مرزا کا دور ہوا ہے۔ فرماتے ہیں،

چوتھا قول - ۱۶- اپریل ۱۸۹۱ء کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے تب میں نے اس پیشینگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے معنی اور ہوں گے، جو میں سمجھ نہیں سکا تب مجھے اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا، اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ، یعنی (اُس کا نکاح میں آنا) تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے، انتہی ملخصاً بلفظہ (فیصلہ آسمانی جلد اول صفحہ ۳۷) خیال کرنے کا مقام ہے کہ اس پیشینگوئی کی صداقت پر یہ زور ہے کہ مختلف عنوانوں کے سوا خاص قرآنی الفاظ میں الہام اتار کر اس کے سچا ہونے کا یقین دلایا جاتا ہے مگر جب اُس قادر مطلق کو اُن کی کذابی کا اظہار منظور ہے تو مرزا صاحب کی چالاکیاں کیا کام دے سکتی ہیں یعنی وہ لڑکی مرزا صاحب کی بغل میں نہ آئی **غرضکہ** یہ چوتھا قول بھی اُن کا جھوٹا ہوا اور مرزائیوں کے خیال کے موافق چوتھے مرتبہ مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ پر جھوٹ اور فریب کا الزام لگایا کیونکہ وہ تو مرزا کو اب تک سچا مان رہے ہیں اس لئے ناظرین اس جھوٹے الہام کا الزام وہ خدا تعالیٰ پر لگائیں گے اب **پانچواں قول** اسی پیشینگوئی کی نسبت نقل کرتا ہوں، جو سب اقوال سے زیادہ مشرح اور اُس لڑکی کے نکاح میں آنیکے لئے بہت زیادہ یقین دلانیوالا ہے۔ وہ قول یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے پیشینگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہشیارپوری کی دختر کلاں انجام کار **تمہارے نکاح میں آئیگی** اور وہ لوگ بہت عداوت کرینگے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو **لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا**، اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اُس کو تمہاری طرف لائیگا، باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کرکے اور **ہر ایک روک کو درمیان سے اُٹھا دیگا، اور اس کام کو ضرور پورا کریگا**، کوئی نہیں جو اس کو روک سکے" (ازالۃ الاوہام حصہ اول صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴ مطبوعہ بار سوم مطبع انوار احمدیہ) اس قول میں مرزا صاحب نے مذکورہ پیشینگوئی کے ہر طرح سچے ہونے کیلئے چھ طریقوں سے یقین دلایا ہے جن کے بعد کوئی عذر باقی نہیں رہتا، وہ طریقے ملاحظہ ہوں، (**پہلا طریقہ**) **انجام کار** تمہارے نکاح میں آئیگی (**دوسرا طریقہ**) لوگ کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو **لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا**۔ اُردو کے جاننے والے یقینی طور سے جانتے ہیں کہ لفظ انجام کار اور آخرکار وہیں بولتے ہیں جہاں ایک شے میں متعدد باتیں ہو سکتی ہیں، اُن میں جو بات بالیقین سب کے آخر میں ہو اُسی کو انجام کار یا آخرکار کہتے ہیں، (**تیسرا طریقہ**) خدا تعالیٰ

ملہ یہ مرزا صاحب کا فریب ہے کہ جب اس کے معنے نہ سمجھ سکا خیال کیا جاتا [illegible] ایسی صاف بیانی اور [illegible] الہام ہوا اور پھر اس میں شک سمجھنے کا احتمال ہو اگر یہی [illegible] کے معنے نہ سمجھنے کا احتمال ہو تو اس کی تمام وحی بیکار ہو جاوے کیونکہ ہر وحی پر یہ احتمال ہوگا اور کوئی معنی اس کے یقینی نہ رہ سکے ۱۲

ہو گئے اور احمد بیگ کا داماد اب تک زندہ ہے اور مرزائیوں کو اپنا چہرہ دکھا کر مرزا صاحب کی کذابی دکھا رہا ہے مگر سخت افسوس ہے کہ یہ حضرات عار کو نار پر ترجیح دے رہے ہیں اور توبہ کر کے جہنم سے علیحدہ نہیں ہوتے، پھر اس طرح کے قول صرف ایک ہی تو نہیں ہے بلکہ بہت ہیں ایک اور ملاحظہ کیجئے، اسی پیشین گوئی کی نسبت ضمیمہ انجام آتھم میں بڑے زور سے لکھتے ہیں: "یاد رکھو کہ اس پیشینگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی (یعنی احمد کا داماد نہ مرا) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا، اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں، کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں، یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے، وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں، وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا، (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ سطر ۱ سے ۸ تک) ہر ایک نظر رکھنے والا اس قول کو دیکھے کہ مذکورہ پیشینگوئی کے ظہور پر کس قدر وثوق ہے اور اُسے خدا تعالیٰ کا سچا وعدہ کہتے ہیں یعنی لیعید ولا یوفی میں داخل نہیں ہے، باینہمہ وہ پیشینگوئی جھوٹی ہونے اور مرزا صاحب کے نہایت پختہ قول سے خدائے قدوس پر وعدہ خلافی کا اور اُس کے نہایت پختہ باتوں کے غیر معتبر ہونے کا اور اپنے ارادہ میں عاجز ہونیکا الزام آیا اور بالیقین مرزا اپنے اقرار سے جھوٹا اور ہر بد سے بدتر یعنی بدترین خلائق ثابت ہوا، اے احمدی گروہ آنکھیں کھول کے خدا کیلئے دیکھو اور ایسے علانیہ کذاب سے علیحدہ ہو کر اپنے آپکو بچاؤ اور سچے خیر خواہ ہوکے بھائی بچاؤ، ان اعتراضوں کا جواب کوئی مرزائی نہیں دے سکتا، ایک رسالہ چیلنج محمدیہ چھپ کر مشتہر ہوا ہے جس کو دو برس سے زیادہ ہوا، اور قادیان میں خلیفہ صاحب وغیرہ کے پاس بھیجا گیا اور جا بجا مولوی مرزائیوں کو بھیجا گیا، مگر کسی کی مجال نہیں ہوئی کہ اُس کے مقابلہ میں دم مارے،

حیرت ہے کہ خواجہ کمال کا گروہ اس پیشینگوئی کے پوری نہ ہونے سے کوئی الزام مرزا پر عائد نہیں کرتا، بلکہ ایک طرح کی مماثلت حضرت سرور انبیا علیہ الصلوۃ سے بتاتا ہے کہ یہ پیشینگوئی ایسی ہی پوری ہوئی جس طرح جناب رسول اللہ کی حدیبیہ والی پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تھی، حالانکہ محض غلط ہے، جناب رسول اللہ کی کوئی پیشین گوئی جھوٹی نہیں ہوئی، اس کے بیان میں ایک خاص رسالہ لکھا گیا ہے، اور مرزا کی تو خاص پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں، اور اس طرح جھوٹی ہوئیں کہ خدا تعالیٰ پر متعدد الزامات ثابت ہوئے جن کا بیان اوپر کیا گیا، ایسے کذاب کے ماننے والے اشاعت اسلام کریں گے (استغفر اللہ)

میاں ایم اے صاحب لاہوری! آپکے مرزا بالفرض نبوت کا دعویٰ نہیں کرتے مگر خدا پر الزام تو لگاتے ہیں اپنے اقرار سے جھوٹے اور بدترین خلائق تو ہیں، خدا تعالیٰ نے انھیں جھوٹا تو ثابت کر دیا، پھر ایسے کذاب کو بزرگ مجدد ماننے والے مسلمانوں میں مل سکتا ہے،؟ اور ایسے جھوٹے اشاعت اسلام کر سکتے ہیں، البتہ بطور فریب اسلام کا نام لیا جاتا ہے، درحقیقت انجام میں مرزائیت کی گمراہی پھیلانی مدنظر ہے جس کا بیان ھدیۂ عثمانیہ وغیرہ میں کیا گیا ہے، اگر حدیبیہ والی پیشینگوئی کی پوری حالت معلوم کرنا ہے تو ملاحظہ کیجئے،

سنہ ہجری میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ کیا، یہ وہ وقت ہے کہ ابھی مکہ معظمہ کفار مشرکین کے قبضے میں ہے، مگر وہ اپنے مذہبی خیال سے کسی حج اور عمرہ کرنے والے کو روکتے نہ تھے، اور چار مہینوں میں یعنی شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ، اور رجب، میں لڑائی کو منع جانتے تھے، اسی وجہ سے آپنے ماہ ذی قعدہ میں عمرہ کا ارادہ کیا، اور تشریف لے چلے، آپ کے ہمراہ چودہ پندرہ سو صحابہ ہوئے، آپ

طریقوں سے انھیں ایسا جھوٹا ثابت کر دیا کہ ہر ایک ایماندار آنکھوں سے دیکھکر ان کا جھوٹا ہونا معائنہ کر سکتا ہے وہ پیشینگوئی ملاحظہ کیجئے، انجام آتھم میں فرماتے ہیں، میں بار بار لکھتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو، اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشینگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی، جو بات خدا کی طرف سے ٹھر چکی ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا (انجام آتھم ص۳۱ مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان) یہ قول ان کا الہامی ہے اور اس کے الہامی ہونے کا وثوق اسی ایک قول میں کئی طریقوں سے بیان کرتے ہیں اول یہ کہ اس پیشینگوئی کے وقوع کو تقدیر مبرم کہتے ہیں یعنی اس پیشینگوئی کا وقوع علم الٰہی میں قرار پا چکا ہے اس لئے اس کا ظہور ضرور ہوگا، اس کا علم انبیاء کو دیا جاتا ہے، یہ کہنا کہ میں بار بار کہہ چکا ہوں محاورہ اردو میں کم سے کم تین مرتبہ کہنے کو بولتے ہیں اس لئے اس کے تقدیر مبرم ہونے کو تین مرتبہ بیان کر چکے ہیں، دوم کمال درجہ کا وثوق اور اعتماد اس طرح بیان کرتے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوگی، دیکھا جائے کہ اس پیشینگوئی کی صداقت پر کس قدر پختہ یقین ہے کہ اس کے خلاف میں اپنے آپ کو نہایت صاف طور سے جھوٹا ٹھراتے ہیں، یعنی اگر اس پیشینگوئی کی صداقت کا ظہور نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں یعنی میں نے جو مہدی، اور مسیح، اور مجدد، اور نبی، اور رسول، ہونے کے دعوے کئے ہیں سب غلط ہیں، مجھے جھوٹا یقین کر دا کیا اتنی یہ مرزا صاحب اپنے زبان قلم سے تحریر فرما رہے ہیں، اب اس کے بسر وچشم ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے، خدا کیلئے کوئی احمدی بیان کرے، سوم یعنی تیسرا طریقہ اعتماد کا یہ بیان کرتے ہیں کہ احمد بیگ کے داماد کا میرے روبرو مرنا خدا کی طرف سے قرار پا چکا ہے، اور جو بات خدا کی طرف سے ٹھر چکی ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا، اب خوب غور وانصاف سے دیکھا جائے کہ اس پیشینگوئی کے پورا ہونے پر مرزا صاحب کو کس قدر وثوق ہے، اور یہ کہتے ہیں کہ اس کا ظہور خدا کی طرف سے قرار پا چکا ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا، اب اس پر نظر کی جائے کہ جب یہ پیشین گوئی اللہ تعالیٰ نے جھوٹی ثابت کردی تو مرزا صاحب کے تین جھوٹ اور خدا پر افترا کرنا ثابت ہوا، اور اگر مرزائی حضرات اس کو نہ مانیں تو اپنے خدا پر جہالت یا فریب ہی کا الزام دیں یعنی خدا تعالیٰ کو داماد کا احمد بیگ کے زندہ رہنے کا علم نہ تھا، یا اس نے مرزا کو فریب دیا، (نعوذ باللہ من ہذہ الکفریات) اب یہ دیکھا جائے کہ جب اس پیشینگوئی کے ظہور کو کوئی روک نہیں سکتی کیونکہ خدا کی طرف سے بالیقین قرار پا چکی ہے تو منکوحہ آسمانی کا نکاح میں آنا بھی ایسا ہی ہے، شرط وغیرہ کوئی اسے روک نہیں سکتی غرضکہ مرزا صاحب نے منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کے لئے جس طرح کے متعدد طریقوں سے اپنا وثوق بیان کیا ہے یہاں تک کہ آخر قول میں چھ طریقوں سے بیان ہوا ہے جن کا ذکر اوپر ہوا، اس پیشین گوئی میں جو تین طریقے وثوق کے بیان ہوئے یہ تینوں طریقے بھی اس کے نکاح میں آنے کے ہو سکتے ہیں، حاصل یہ ہوا کہ منکوحہ آسمانی کا نکاح میں آنے کا وثوق نو طریقوں سے مرزا صاحب نے بیان کیا، اب نہایت ظاہر ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ شرط کے پورا کردینے سے نکاح میں نہ آئی تو نو طریقوں سے یعنی مرزا صاحب کے نو قول دس قول (یعنی حقیقۃ الوحی و الاستفتاء) جھوٹا قرار پائیگا دسواں کہنا بھی جھوٹ ہے کہ اس لڑکی کی ماں یا نانی نے توبہ کی تھی تو یہ پورے دس جھوٹ مرزا صاحب کے ہوئے، ان کی پوری تصدیق مرزائی حضرات کو مشکل ہے، مگر اس کی تصدیق میں تو ذرا بھی دشواری نہیں ہے مرزا صاحب خود فرماتے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشینگوئی پوری نہیں ہوگی، اور خدا کے فضل سے وہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی اور مرزا صاحب کے کذابی کا اعلان واظہار اس وقت دنیا میں ہوا اور ہو رہا ہے کہ بارہ برس مرزا کو قبر میں سڑتے ہوئے

تتمہ صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۲۲

یعنی

مسیح قادیان کی اقراری کذابی کا اعلان

اے بھائیو - خدا سے ڈرانیوالو محض تمہاری خیرخواہی اور تم سے محبت دینی کیوجہ سے مسیح قادیان کی حالت کے بیان میں بہت سے رسالے لکھے گئے۔ اور تمہاری خیرخواہی میں جان و مال دونوں کو صرف کیا مگر افسوس ہے کہ تمکو توجہ نہیں ہوتی اور اپنی جان کو ہلاکت سے نہیں بچاتے فیصلہ آسمانی دیکھو کہ کس خوبی سے قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے اور توریت مقدس کے صریح بیان سے احادیث صحیحہ سے اور انکی خود زبان سے اور انکے قطعی اقراروں سے انہیں جھوٹا ثابت کیا ہے۔ رسالہ تتمہ ہدایت - اور چشمہ ہدایت کی **صداقت** - اور چیلنج محمدیہ اپنی جانوں پر رحم کرکے ملاحظہ کرو، اب اگر تمکو رسالے دیکھنا ناگوار ہیں تو میں ایک مختصر اعلان آپکے سامنے پیش کر رہا ہوں جس میں جناب مرزا صاحب کے تین قول ہیں کمال مہربانی کرکے اونہیں ضرور ملاحظہ کیجئے انکے دیکھنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی خوب غور سے ملاحظہ کیجئے کسی اور کا قول نہیں ہے بلکہ آپکے مقتدی جناب مرزا صاحب کا قول ہے،

۲۲ر جنوری ۱۸۹۷ء میں فرماتے ہیں اور ۹ر مئی ۱۹۰۸ء میں اون کا انتقال ہے، غرضکہ اپنی موت سے بارہ برس پہلے فرماتے ہیں، "پس اگر ان سات سال میں میری طرف سے خدا تعالےٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہو اور جیساکہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجانا ضروری ہے یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آوے یعنے خدا تعالےٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نکرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہوجائے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہوجائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کرلونگا" (ضمیمہ انجام اتھم صفحہ ۳-۳۵)۔ اب اس قول میں مرزا صاحب اپنی صداقت کے ثبوت میں پانچ باتیں پیش کرتے ہیں، یعنی میری سعی و کوشش سے یہ پانچ باتیں ظاہر ہونگی - ایک اسلام کی میں نمایاں اثر ظاہر ہوگا، دوسری مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجانا ضروری ہے اسلئے میرے ذریعہ سے جھوٹے دینوں کا ہلاک ہوجانا ظہور میں آئیگا - تیسری اسلام کا بول بالا ہوگا، چوتھی ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہوجائیگا - پانچویں دنیا اور رنگ پکڑ جائے تو میں کاذب اپنے تئیں خیال کرونگا، اب خدا کیلئے بہ نظر انصاف فرمائے کہ مرزا صاحب اس قول کے بعد بارہ برس تک زندہ رہے اور ان باتوں کا ظہور سات برس کے اندر فرماچکے تھے، سات برس تو درکنار بارہ برس تک اونکی زندگی میں بھی کسی ایک بات کا بھی ظہور نہوا، اون بارہ برس کو بھی جانے دیجئے تحریر کی تاریخ سے آج ۲۴ر برس سات مہینے ہوئے اس ۲۴-۲۵ برس کے اندر بھی کسی بات کا ظہور نہوا، بلکہ دن بدن کفر و ضلالت ہی کو ترقی ہو رہی ہے، اب مرزائی حضرات اپنے مرشد کے قول کو غور سے ملاحظہ کریں کہ قسم کھا کر اپنے کو جھوٹا بنا رہے ہیں پھر کیا آپ کو اپنے مرشد کے قسم پر بھی اعتبار نہیں ہے کیا آپکے نزدیک مجدد و نبی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں کہ جن کے قسم کا بھی اعتبار نہو اور جھوٹے کہلائیں ایسے جھوٹے کذاب کا وحی والہام آپ صحیح مانیں گے اور جھوٹے اور سچے کو ایک سا سمجھینگے افسوس صد افسوس۔

بھائیو - یہ باتیں تو بہت بڑی ہیں ان کو مرزا صاحب یا اُن کے خلیفہ و صاحبزادے تو کیا پورا کرینگے اس کے بعد،

حدیبیہ پہونچکر یا روانگی سے قبل آپ نے خواب دیکھا کہ ہم مع تمام اصحاب کے بلا خوف و خطر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے ہیں اور ارکان حج ادا کئے ہیں، یہ آپ کا خواب ہی، کوئی الہامی پیشگوئی نہیں ہے، اس خواب میں کوئی قید اور کسی وقت کی تعیین نہ بطور اندازہ بیان کی گئی ہے۔ نہ حتمی طور پر کوئی بات کہی گئی ہے، یہ خواب آپ نے اصحابؓ سے بیان فرمایا، چونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سال عمرے کا ارادہ فرمائے ہوئے تھے اور انبیا علیہم السلام کا خواب تو سچا ہوتا ہی ہی، اس لئے بعض اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کو یہ یقین ہوا کہ اسی سال ہم بلا خوف و خطر مکہ معظمہ میں پہونچیں گے اور حج کریں گے انھیں یہ خیال نہیں رہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت کی تعیین نہیں فرمائی مگر مقام حدیبیہ میں جب آپ پہونچے تو کفار مانع ہوئے اور کچھ شرائط کے ساتھ اس پر صلح ہوگئی کہ اس سال نہ جائیں، آئندہ سال آکر عمرہ کریں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے لوٹنے کا ارادہ کیا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے تو فرمایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ میں جائیں گے اور طواف کریں گے یعنی آپ نے اپنا خواب بیان فرمایا تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ہم نے کہا تو تھا مگر کیا یہ کہا تھا کہ اسی سال ہم داخل ہونگے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ میں داخل ہوگے اور طواف کروگے یعنی ہمارے خواب کا ظہور کسی وقت ہوگا، یہ روایت صحیح بخاری باب الشروط فی الجہاد میں ہے، خدا تعالیٰ نے آئندہ سال میں اس کا ظہور دکھایا اور پھر ایک سال کے بعد فتح مکہ ہوئی اور نہایت کامل طور سے اس پیشگوئی کی صداقت کا ظہور ہوا، غرضکہ دو برس کے اندر وہ پیشگوئی کامل طور سے پوری ہوگئی، یہاں یہ معلوم کرلینا بھی ضروری ہی کہ سنہ ۶ ہجری حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ کیا تھا اس ارادہ کا باعث آپ کا خواب تھا یا صرف عمرہ کا شوق، اور وہاں کے کفار کی حالت کا معلوم کرنا، کامل تحقیق اس کی شہادت دیتی ہے کہ عمرہ کرنے کا خیال اس کا باعث ہوا، کیونکہ کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خواب کا دیکھنا اس سفر کا باعث ہوا، صحیح روایت تو یہی ہے کہ حدیبیہ پہونچکر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خواب دیکھا تھا، اسکی صحت بہ لحاظ راوی کے اور باعتبار ناقلین کے ہر طرح ثابت ہوتی ہے، اس کے راوی مجاہد ہیں، جو حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے شاگرد رشید اور نہایت ثقہ ہیں اور اس روایت کو اکثر مفسرین اور محدثین نے نقل کیا ہے، تفسیر درمنثور میں اس روایت کو پانچ محدثین سے اس طرح نقل کیا ہی کہ:-

عن مجاھد قال اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالحدیبیۃ انہ یدخل مکۃ ھو واصحابہ اٰمنین الخ (درمنثور جلد ۶ صفحہ ۸۰)

مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے خواب دیکھا کہ آپ اور آپکے اصحاب بے خوف و خطر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے ہیں،

تفسیر جامع البیان طبری، اور فتح الباری، اور عمدۃ القاری اور ارشاد الساری میں بھی یہی ہی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں یہ خواب دیکھا غرضکہ اس وقت نو کتابوں سے اس دعویٰ کا ثبوت دیا گیا جس روایت میں یہ آیا ہے کہ مدینہ پاک میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب دیکھا وہ روایت ضعیف ہی، علاوہ اسکے ضعیف ہونے کے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ سفر اس خواب کی وجہ سے ہوا، برادران اسلام اس کا یقین کریں کہ جو کچھ اس رسالہ میں مختصر طور سے لکھا گیا ہے وہ مرزا قادیانی کے کذب کے لئے نہایت کافی ہی کوئی مرزائی احمدی اس کا جواب دے ہی نہیں سکتا

میں آپ کو مرزا صاحب کا دوسرا قول دکھلانا چاہتا ہوں جو خاص اپنی معشوقہ منکوحہ آسمانی کے رقیب کی نسبت ہی
اگرچہ اسکے قبل بھی میں نے پیشین گوئی کے اس جملہ کو بیان کیا ہے لیکن پھر بھی مزید توجہ کیلئے اسکو لکھتا ہوں علاوہ
اسکے نہ پیشگوئی اس قابل ہے کہ اس کو مکرر سہ کرر کثرت سے مسلمانوں کو دیکھانا چاہیئے چنانچہ مرزا صاحب لکھتے
ہیں، یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہوئی (یعنی داماد احمد بیگ میرے سامنے نہ مرا) **تو میں**
ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا - اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں **یقیناً سمجھو کہ**
یہ خدا کا سچا وعدہ ہے (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴) اس قول میں مرزا صاحب زوروں کے ساتھ اپنی پیشگوئی پر
زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر پوری نہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا، اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اس کو خدا کا
سچا وعدہ بھی کہا ہے، مسلمانوں ذرا غور کرو کہ داماد احمد بیگ نہ تو ڈھائی برس میں مرا اور نہ ان کے سامنے مرا - بلکہ
ابتک زندہ ہے اور مرزا صاحب کے ہر بد سے بدتر ہونیکا ثبوت علی الاعلان دے رہا ہے حالانکہ اسکے مرنے کو
مرزا صاحب خدا کا سچا وعدہ بتا رہے ہیں جس سے خود تو جھوٹے ہوئے ہی لیکن اپنے ساتھ خدا کو بھی جھوٹا اور
وعدہ خلاف بنایا، اس کی تفصیل فیصلہ آسمانی حصہ دوم میں دیکھیئے، اب اس کے بعد بھی مرزا صاحب کو نبی و
مسیح و مہدی تو کیا ایک سچا مسلمان ماننا بھی صریح گمراہی نہیں تو اور کیا ہے، اب ذرا تیسرا قول بھی مرزا صاحب کا ملاحظہ کیجیئے
جس میں اس پیشگوئی کے ساتھ ساتھ اپنے جھوٹے ہونے کی بھی وضاحت کرتے ہیں اگرچہ یہ بھی مرزا صاحب کے رقیب
داماد احمد بیگ کے مرنے ہی کے متعلق ہے فرق صرف اسقدر ہے کہ پہلے دونوں قول ضمیمہ انجام آتھم کے تھے اور یہ خاص قول
انجام آتھم کا ہے لکھتے ہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی **داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے** اسکی انتظار کرو
اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی (حاشیہ انجام آتھم ص۳۱)
اسمیں آپ لکھتے ہیں کہ داماد احمد بیگ کے مرنے کی پیشگوئی تقدیر مبرم ہے یعنی لم یٹل ہے کسی صورت سے اسکے خلاف ہو نہیں
سکتا اور طرہ یہ ہے کہ اسکو آپ لفظ مکرر بار بار کے ساتھ اپنے مریدوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ داماد احمد بیگ ضرور مریگا پھر اسکے
بعد والی عبارت سچائی سے کسقدر بھری ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی
اب اسمیں یہ بات بھی صاف ہوگئی کہ اوسکا مرنا مرزا صاحب کی زندگی ہی میں تقدیر مبرم اب اس دنیا کے رہنیوالے عموماً
اور مرزائی حضرت خصوصاً غور کریں اور دیکھیں کہ داماد احمد بیگ کے مرنے کی پیشگوئی ۱۰ رجولائی ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی اور
آج اگست ۱۹۲۱ء ہے جسکو ملانے سے عرصہ ۳۴ برس کا ہوتا ہے اور اس کا نکاح ۱۸۹۲ء میں ہوا اور مرزا صاحب اپنی
حسرت و ارمان کیساتھ تشریف لے گئے ۱۹۰۸ء میں تو اس حساب سے خود مرزا صاحب کی زندگی میں وہ سولہ برس تک انکی
تقدیر مبرم اور خدائی وعدہ کا مقابلہ کرتا رہا، اب اہل حق خود فیصلہ کرلیں کہ جب داماد احمد بیگ ابتک زندہ ہے،
اور مرزا صاحب اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے تو مرزا صاحب جھوٹے ہوئے یا نہیں اور صرف جھوٹے نہیں بلکہ
بار بار جھوٹے ہیں اور **عربی - فارسی - اردو** - تینوں میں جھوٹے ہوئے اور یہ مسلّم ہے کہ ایسا جھوٹا
شخص ہرگز نہیں نبی مسیح - مہدی نہیں ہوسکتا - **وما علینا الا البلاغ المبین**

ابو محمود محمد اسحاق غفرلہ الرزاق یکم ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ